احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

ہفتہ 7 فروری 2004ء 15 ذوالحج 1424 ہجری - 7 تبلیغ 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 29

سنت ابراہیمی

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ نے آپؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ یہ عیدالاضحیٰ کی قربانیاں کیسی ہیں آپؐ نے فرمایا یہ تمہارے جدامجد ابراہیم کی جاری کی ہوئی سنت ہے۔ صحابہ نے عرض کیا پھر ہمارے لئے اس میں فائدہ کی کیا بات ہے آپ نے فرمایا قربانی کے جانور کے جسم کا ہر بال قربانی کرنے والے کے لئے ایک نیکی ہے

(سنن ابن ماجه كتاب الاضاحى باب ثواب الاضحية حديث نمبر 3118)

خلافت خامسہ کی پہلی عیدالاضحیٰ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قربانی کے فلسفہ پر پر معارف خطبہ عید

اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے

خدا کی عبادت اور اس کے احکامات پر عمل کرکے قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے جا سکتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ 2۔ فروری 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ عیدالاضحیٰ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 فروری 2004ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خلافت خامسہ کی پہلی عیدالاضحیٰ پڑھائی۔ اس موقع پر آپ نے خطبہ عید میں خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔ یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحج کی چند آیات کی تلاوت کی اور فرمایا۔ اس میں ہمیں یہ مضمون سمجھایا گیا ہے کہ قربانی کا مطلب صرف یہ نہیں کہ تم دوسروں کی قربانی لو جیسا کہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے بلکہ تمہیں یہ بتانے کیلئے کہ اعلیٰ چیز کے لئے ادنیٰ چیز قربان کی جاتی ہے، جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے اور تمہیں بھی اپنے پیدا کرنے والے مالک کے لئے قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہئے تب سمجھا جاسکتا ہے کہ تم نے اس مفہوم کو سمجھ لیا۔ پھر اگر سمجھ لیا تو تمہارے پیش نظر ہمیشہ یہ رہنا چاہئے کہ تمہارا ایک معبود ہے تمہاری اس پر ہمیشہ نظر رہنی چاہئے۔ اس کی عبادت کرو اور جو احکامات وہ دیتا ہے ان پر عمل کرو اور یہی صحیح طریق ہے اس پر چل کر تم اپنے قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کر سکتے ہو۔ جس طرح جانور تمہارے لئے قربانی پیش کرتے ہیں تم بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کرنے کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار رہو۔ تبھی تم اس کی رضا حاصل کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ تو تمہارے تقویٰ پر چلنے کی امید رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو تمہارے سے یہ چاہتا ہے کہ میری خشیت میرا خوف تمہارے دل میں رہے۔ حضور انور نے وہ احکامات بیان فرمائے جن پر چل کر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں۔ مثلاً پنجوقتہ نماز کا قیام، حضور انور نے فرمایا اگر نماز قائم رہے گی تو کہا جاسکتا ہے کہ قربانی کے معیار قائم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کیلئے اس کے دین کیلئے بھی قربانی کرنے کی کوشش کرو، دین کی اشاعت کیلئے چندوں کی ادائیگی کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ کے دین کا پیغام دنیا میں پہنچانے کی کوشش کرو، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار دنیا میں کرو، اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے روکا ہے ان سے رک جاؤ۔ حقوق العباد ادا کرو، مثلاً ماں باپ، بہن بھائی، میاں بیوی، بچوں، ہمسایوں، دوستوں، محلہ داروں، اپنے ملک غرض ہر قسم کے حقوق ادا کرنے کیلئے اپنی وفا کے معیار کو بڑھانا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کو اپنا مالک اور پیدا کرنے والا سمجھ لو گے تو اللہ فرماتا ہے کہ تمہاری جانوروں کی قربانیاں میں قبول کروں گا کیونکہ وہ تو نیتوں کا حال جانتا ہے، وہ جانتا ہے کہ تم نے یہ قربانی اس کی رضا کی خاطر کی ہے یا دنیا کے دکھاوے کی خاطر کی ہے۔ اور جب یہ قربانیاں اللہ تعالیٰ کی خاطر ہوں گی تو پھر وہ ہمیں اپنی رضا کی خوشخبری دیتا ہے، حدیث میں آتا ہے کہ جو قربانی خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر کی جائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے کی جائے اس قربانی کے ہر بال پر ایک نیکی ملے گی اور اون والے جانور کی اون کے ہر ریشہ کے برابر ایک نیکی ملے گی۔ حضور انور نے فرمایا دیکھیں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی خاطر قربانی کرنے کا کتنا بڑا اجر دے رہا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اس مقام سے غافل مت ہو اے مخلوق کے گروہ! اور نہ اس بھید سے غافل ہو جو قربانیوں میں پایا جاتا ہے خدا اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو کہہ دے کہ میری نماز، میری عبادت، میری قربانی میری زندگی، میری موت سب اس خدا کیلئے ہے جو پروردگار ہے حضور انور نے خطبہ کے آخر پر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور حقیقی معنوں میں اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے تمام جماعت احمدیہ کو عید مبارک کا تحفہ پیش فرمایا اور آخر پر اجتماعی دعا کرائی۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

عطیات برائے امداد طلباء

حصول علم ہمارا دینی فریضہ ہے۔ جماعت کو خدا کے فضل سے اس فریضہ کی ادائیگی کیلئے مستحق طلبہ و طالبات کی مالی معاونت کی توفیق مل رہی ہے۔ اس مقصد کیلئے نظارت تعلیم کے تحت باقاعدہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلبہ کو وظائف دیئے جاتے ہیں۔ یہ شعبہ خالصۃً احباب جماعت کے عطیات سے کام کرتا ہے۔ اس کار خیر میں حصہ لے کر جماعت کے علمی تشخص کو قائم کرنے والوں اور قومی خدمت کرنے والوں میں شامل ہوں۔ اس مد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوائے جاسکتے ہیں۔

گھروں کو پھولوں سے سجائیں

اپنے گھروں کو خوبصورت پھولوں سے سجائیں۔ پھول خوبصورت رنگوں میں دستیاب ہیں۔ موسم سرما کے خوبصورت پھولوں کی پنیریاں مثلاً ڈھلیا، ڈیکوریشن گوبھی، انٹرھینم، وربینیا وغیرہ دستیاب ہیں۔ تازہ پھولوں کے ہار، گجرے، بوکے، گلدستے اور زیور سیٹ وغیرہ تیار کروانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ نیز خوشی کے مواقع پر سٹیج، کمرہ، کار وغیرہ کی تاز پھولوں سے خوبصورت سجاوٹ کروانے کے لئے تشریف لائیں۔

(گلشن احمد نرسری ربوہ 215206-213306)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 289)

عالمگیر جماعت احمدیہ کے لئے

انقلاب انگیز فرمان

حضور نے دنیا بھر کے احمدیوں کو مصلح ربانی کی حیثیت سے یہ انقلاب آفریں نصیحت فرمائی کہ:

''جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے تو معاً دوست، رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ماں باپ اور بھائی بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ السلام........ تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا نہیں چاہتے۔ اس قسم کی بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی مشکلات کا آنا ضروری ہے تم انبیاء و رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کی مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ خدا تعالیٰ پر ایمان قوی ہو اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے۔ دعاؤں میں لگے رہو پس یہ ضروری ہے کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔ تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے وہ سچا دوست نہیں ہے۔ ورنہ چاہئے تھا کہ تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں چاہئے کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگہ یا فساد مت کرو بلکہ ان کیلئے غائبانہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو۔ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بڑے جوش سے مخالفت کرتا ہے اور مخالفت میں وہ طریق اختیار کرتا ہے۔ جو مفسدانہ طریق ہو جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا، تو خود اسے شرم آ جاتی ہے اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے صبر ہی ہے جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے یقیناً یاد رکھو کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا تو وہ یاد رکھے کہ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہ وجہ ہو سکتی ہے کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ **میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے کہ میں ان لوگوں سے کس قدر گالیاں سنتا ہوں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے اور پھر جب پڑھتے ہیں تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے........ لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں ان کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو میں بے شک ان کی گالیوں سے ڈر جاتا لیکن میں یقیناً جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پروا کروں''**

(ملفوظات جلد چہارم طبع دوم صفحہ 157-158)

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

میں اول درجہ پر کامیاب ہوا

سردار بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی جماعت میں دوم یا سوم رہتا تھا۔ دسویں کا امتحان دیا تو ابا جان نے میری خاطر ایک لاکھ دفعہ استغفار کیا۔ جس کی برکت سے میں اول درجہ پر کامیاب ہوا اور جو ہمیشہ اول آتا تھا وہ مجھ سے آٹھ نمبر کم لے کر دوم آیا۔ (رفقاء احمد حصہ ہفتم ص 92)

سارے ہندسے تیرے ہیں

رنگوں میں ہے رنگت تیری حرف کے چہرے تیرے ہیں
سارے علم اور ساری گنتی، سارے ہندسے تیرے ہیں

میں نے اپنی روح پہ جو بھی نقش اُبھارے، تیرے ہیں
سادہ سا میں ایک ورق ہوں، لفظ تو سارے تیرے ہیں

آج تلک جو بیتا جیون، یار وہ جیون تیرا تھا
سچ پوچھے تو نام تھا میرا ورنہ تن من تیرا تھا

تو سب کی پلکوں کا تارا، تو سب کا دل جانی ہے
یہ سب تیرے ٹھور ٹھکانے اپنی کونج کہانی ہے

رشید قیصرانی

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام

ایک الوداعی تقریب کا احوال

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (ناظر اعلیٰ و امیر مقامی) کے مجلس انصار اللہ پاکستان کے عہدہ صدارت سے رخصت ہونے اور مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب کے زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ سے فارغ ہونے پر ہر دو بزرگان کے اعزاز میں مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام انصار اللہ پاکستان کے ہال میں مورخہ 25 جنوری 2004ء کو الوداعی تقریب منعقد کی گئی۔ جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد مکرم صدیق احمد منور صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی نے اظہار تشکر کے طور پر سپاسنامہ پیش کیا، انہوں نے کہا کہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مجلس انصار اللہ میں قائد سے لے کر نائب صدر اور صدر تک ربع صدی پر محیط خدمات سرانجام دی ہیں۔ مجلس انصار اللہ مقامی کے ساتھ ان کا بہت گہرا تعلق رہا ہے۔ آپ نے شعبہ مال، تعلیم، اصلاح و ارشاد، تربیت اور ایثار میں خاص طور پر گرانقدر رہنمائی فرمائی۔ ربوہ کی تربیت کے حوالے سے نماز کے قیام پر توجہ دی اور ہدایت فرمائی کہ نمازوں میں حاضری بڑھانے کی طرف توجہ دی جائے۔ مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب کے بارے میں سپاسنامے میں کہا گیا کہ آپ نے 2 سال تک زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی کے عہدہ پر بھرپور خدمات سرانجام دیں، دفتر میں حاضری کے نظام کو مزید مستحکم کیا۔ آل پاکستان علمی ریلی میں مجلس مقامی ربوہ پہلی پوزیشن حاصل کرتی رہی۔ انہوں نے کہا ہم ممبران عاملہ مجلس مقامی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اور چوہدری نعمت اللہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور نئے صدر انصار اللہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی خدمت میں ہدیہ تبریک اور خوش آمدید کہتے ہیں۔ آخر پر مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا اور جاری نیکیاں قائم رکھنے اور دعا کی درخواست کی۔ تقریب کا اختتام دعا سے ہوا جو صاحبزادہ صاحب موصوف نے کرائی۔ اس کے بعد دفاتر انصار اللہ کے لان میں مہمانان کی خدمت میں عشائیہ دیا گیا۔

☆☆☆

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

تاریخ افغانستان کا ایک باب امراء افغانستان کے انگریز حکومت سے تعلقات

22 جولائی 1880ء کو انگریزوں نے امیر عبدالرحمان خان کو افغانستان کے تخت پر بٹھایا

مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

(قسط اوّل)

جب بھی خداتعالیٰ کی طرف سے حکم پا کر کوئی مامور اپنا سلسلہ قائم کرتا ہے تو اس میں شامل ہونے والوں کو دیگر قربانیوں کے علاوہ بسا اوقات جان کی قربانی بھی پیش کرنی پڑتی ہے۔ اس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود کے مبارک ہاتھوں سے جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو بھی یہ مقدس روایت قائم رہی۔ آپ کی زندگی میں ہی آپ کے دو رفقاء نے افغانستان میں بڑی دلیری کے ساتھ اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ سب سے پہلے یہ سعادت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو حاصل ہوئی۔ آپ اپنے استاد حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے ارشاد پر دو تین مرتبہ قادیان بھی تشریف لائے جب آخری مرتبہ دسمبر 1900ء میں قادیان سے ہو کر واپس افغانستان گئے۔ تو وہاں پر انہوں نے برملا اپنے احمدی ہونے کا اعلان کر دیا۔ شکایت کرنے والے تو جیسے منتظر ہی بیٹھے تھے۔ اس وقت افغانستان کے بادشاہ امیر عبدالرحمٰن کے پاس شکایت کی گئی اور امیر نے آپ کو طلب کیا۔ یہ وہ دور تھا جب سرحد پر بسنے والے قبائل راہ چلتے انگریزوں کو قتل کرنا کارِ ثواب قرار دیتے تھے۔ جب امیر کو بتایا گیا کہ قبول احمدیت کے بعد مولوی عبدالرحمٰن صاحب اس طرز عمل (ناحق قتل کرنا) کو جائز نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی مذہب کو بنیاد بنا کر کسی خون خرابے اور جنگ شروع کرنے کو جائز سمجھتے ہیں تو امیر بہت برافروختہ ہوا۔ اور مولوی صاحب کو جیل بھجوا دیا گیا۔ بالآخر 20 جون 1901ء کو جیل میں مولوی صاحب کو منہ پر تکیہ رکھ کر، سانس روک کر قتل کر دیا گیا۔ اس کے چند ماہ بعد امیر عبدالرحمٰن اس دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کے بیٹے امیر حبیب اللہ تخت پر بیٹھے یہ وہی امیر حبیب اللہ ہیں جن کے حکم پر 14 جولائی 1903ء کو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو سنگسار کیا گیا۔ ان کو سزائے موت دینے کی سب سے بڑی وجہ بھی وہی بتائی گئی جو حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو قتل کرنے کی تھی۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 53)

ایک غیر جانبدار کی گواہی

ایک انگریز انجینئر فرینک مارٹن (Frank Martin) اس وقت کابل میں موجود تھا۔ وہ بیان کرتا ہے کہ جب حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو 12 علماء کی عدالت میں پیش کیا گیا تو آپ کے دلائل اتنے غالب تھے کہ بارہ میں سے دس علماء نے آپ کو بری کر دیا اور امیر کے دباؤ کے باوجود فیصلہ بدلنے پر راضی نہیں ہوئے۔ لیکن امیر حبیب اللہ کو یہ بتلایا گیا تھا کہ احمدیت کی تعلیم کے مطابق حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب محض مذہبی اختلاف کی بنا پر قتل و غارت یا جنگ کرنے کو جائز نہیں سمجھتے اس طرح لوگوں میں انگریزوں کے خلاف جنگ کرنے کا جذبہ سرد پڑ جائے گا۔ تو امیر نے عدالت کے فیصلے کے خلاف آپ کو سنگسار کرنے کا حکم صادر کیا۔

(Under The Absolute Amir Of Afghanistan By Frank Martin, P-209)

خلاصہ کلام یہ کہ دونوں افغان بادشاہوں نے ان دو معصوم اور پاکیزہ ہستیوں کو اس لئے ظالمانہ طریق پر سزائے موت دی کہ یہ جہاد کے معاملے میں ان حکمرانوں کے نظریے سے متفق نہیں تھے۔ اور نہ ہی اکا دکا انگریزوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کرنے کو جائز سمجھتے تھے اور نہ ہی ہندوستان کی انگریز حکومت سے مذہبی بنا پر جنگ شروع کرنے کی حمایت کرتے تھے۔

عام طور پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ امیر عبدالرحمٰن اور امیر حبیب اللہ انگریزوں کے جارحانہ اور توسیع پسندانہ عزائم کے آگے ڈٹ کر کھڑے ہوئے تھے اور ان سے ٹکر لے رہے تھے۔ لیکن مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے ایسے نظریات کا پرچار کرنا شروع کیا جس سے قوم کا جذبہ حریت تباہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ مجبوراً ان دونوں بادشاہوں نے ان کو قتل کرنے کے احکامات دیئے۔

اس پس منظر میں جب ان الزامات کا جائزہ لیا جائے تو دو قسم کے نتائج نکل سکتے ہیں۔

1۔ اگر تو امیر عبدالرحمٰن اور امیر حبیب اللہ واقعی انگریزوں سے جنگ کرنے کے جذبے سے سرشار تھے اور انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں اس مقصد کیلئے جدوجہد کی تھی اور اس راستے میں خطرات اور انگریزوں کی سیاسی اور عسکری برتری کی بھی پرواہ نہیں کی تھی، تو ان سے کوئی اختلاف تو کر سکتا ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے قول و فعل میں کوئی تضاد تھا۔ اگر انہیں کوئی محض غلطی خوردہ بھی سمجھے تو کم از کم اس بات کی تو تعریف کرنی چاہئے کہ انہوں نے اپنے اصولوں کے لئے ایک بڑی طاقت سے ٹکر لی۔

2۔ دوسری امکانی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ان دونوں بادشاہوں نے اپنے عوام کے سامنے جہاد کا نعرہ تو بلند کیا اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو اس پاداش میں سزائے موت دے دی کہ وہ پرامن تعلیمات کے قائل تھے۔ لیکن خود کبھی انگریزوں سے جنگ کرنے یا ٹکر لینے کی کوشش تک نہیں کی۔ بلکہ اس سے بھی آگے جا کر یہ جائزہ لینا چاہئے کہ کہیں یہ دونوں بادشاہ انگریزوں سے بھرپور تعاون تو نہیں کر رہے تھے کہیں انگریز انہیں مالی مدد اور دیگر اقسام کی امداد دے کر اپنے مقاصد کے لئے استعمال تو نہیں کر رہے تھے۔ اگر ایسا تھا تو ان کا جذبہ حریت محض ایک نعرہ تھا۔ وہ ایک طرف تو انگریزوں کے کام آتے تھے اور دوسری طرف ناخواندہ عوام کے سامنے نعرے لگانے پر ہی اکتفا کرتے تھے۔

امیر عبدالرحمٰن کی تخت نشینی

تمام بحثوں کو ایک طرف رکھ کر پہلے یہ دیکھنا چاہئے کہ تاریخی حقائق کیا منظر پیش کرتے ہیں اور سب سے پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ امیر عبدالرحمٰن کس طرح تخت نشین ہوئے تھے۔ وہ کون سے محرکات تھے جو انہیں شاہی محل میں لانے کا سبب بنے۔

اس کہانی کا آغاز 24 جولائی 1879ء کو ہوتا ہے جب کابل پر امیر یعقوب خان حکومت کر رہے تھے۔ ان کے چچا زاد بھائی عبدالرحمٰن خان اپنے حکمران رشتہ داروں سے اختلافات کی وجہ سے جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور تھے۔

ان دنوں وہ سمرقند میں روسی حکومت کے مہمان تھے۔ روسی حکومت نے قریباً دس برس سے ان کو رہنے کے لئے مکان اور گزارے کے لئے وظیفہ دیا ہوا تھا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس دور میں روس کا سفید ریچھ اپنے جنوب میں ایک کے بعد دوسری مسلمان ریاست کو ہڑپ کرتا ہوا بڑھ رہا تھا اور بہت سی مسلمان ریاستوں کو محکوم بنا چکا تھا۔

بہرحال 24 جولائی 1879ء کو کابل میں برطانوی حکومت کے نمائندے Sir Louis Cava Gnari ایک چھوٹے سے وفد کے ساتھ مقرر کئے گئے انہیں کابل میں پہنچے چند ہی ہفتے ہوئے تھے کہ کابل میں موجود افغان افواج میں بے چینی پھیلنی شروع ہو گئی۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ امیر یعقوب خان کی حکومت نے کئی ماہ سے فوجیوں کو تنخواہیں نہیں دی تھیں۔ کچھ علماء نے فوجیوں کو اکسایا کہ یہ تنخواہیں کابل میں متعین برطانوی سفیر سے وصول کرنی چاہئیں۔ چنانچہ فوجیوں نے برطانوی سفیر کے گھر کا محاصرہ کر کے اپنی تنخواہوں کا مطالبہ شروع کر دیا۔ ظاہر ہے کہ یہ انگریز افسران فوجیوں کو تنخواہ نہیں مہیا کر سکتے تھے جنہیں امیر یعقوب خان نے اپنی فوج میں بھرتی کیا ہوا تھا۔ لیکن بلوائیوں کی منطق نرالی ہوتی ہے۔ اس موقع پر امیر یعقوب خان کی حکومت نے حملہ آوروں کو روکنے کے لئے برائے نام کارروائی کے سوا کچھ نہیں کیا۔ بالآخر ان فوجیوں نے حملہ کر کے برطانوی نمائندے اور ان کے عملے کو قتل کر دیا۔ اس واقعے سے صرف انگریز افسران کی جانیں ہی نہیں ضائع ہوئیں بلکہ برطانوی حکومت کی ساکھ اور رعب کو بھی شدید دھچکا لگا۔ اس سانحے کا ذکر کرتے ہوئے ایک انگریز افسر نے دوسرے افسر کو لکھا کہ ہم نے اتنی محنت سے جو جال بنا تھا وہ ٹوٹ گیا ہے۔ اب ہمیں کمزور دھاگوں سے نیا جال بننا ہوگا۔ وہ جال کیا تھا؟ چند ماہ میں اس کا جواب سامنے آ جانا تھا۔

(A History of Afghanistan by Percy sykes Vol 2 Page 114-115)

انگریزوں کی افغانستان پر چڑھائی

کسی غیر ملکی سفارت کار کو قتل کر دینا آسان کام لیکن اس کا خمیازہ بھگتنا اکثر اوقات مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ خبر ملتے ہی ہندوستان پر قابض انگریز حکومت نے کابل پر فوج کشی کا فیصلہ کیا۔ افغانستان کے بادشاہ یعقوب خان نے انگریز جنرل کو خط لکھا کہ بلوائی قابو سے باہر ہو گئے تھے۔ انہوں نے برطانوی نمائندوں کے ساتھ حکومتی اداروں پر بھی حملہ کر دیا تھا۔ انگریزوں نے یہ سیاسی جواب دیا کہ انگریز فوج کابل پہنچ کر قاتلوں سے بدلہ لے گی اور اس سے امیر کو تقویت ملے گی۔

انگریز فوج کا کابل پر قبضہ

جب انگریز فوج افغانستان کی حدود میں داخل ہو گئی تو پہلے امیر کے نمائندوں اور پھر امیر نے خود انگریز کمانڈر جنرل رابرٹس (Roberts) سے ملاقات کی اور اپنی دوستی کا یقین دلانے کی کوشش کی اور درخواست کی کہ سر دست کابل کی طرف پیش قدمی کو روک دیا جائے۔ مگر فوج بڑھتی رہی۔ کابل کے راستے میں، چہار آسیا کے مقام پر افغان فوج سے مقابلہ ہوا مگر

جلد ہی بغیر کسی دشواری کے انگریز فوج نے انہیں شکست دے دی۔

8 راکتوبر کو شام ڈھلنے کے وقت انگریز فوج نے کابل کے نواح میں پڑاؤ کیا۔ چونکہ رات ہو رہی تھی اس لئے افغان فوج سے مڈبھیڑ صبح تک ملتوی کر دی گئی۔ اگلے دن جب روشنی ہوئی تو انکشاف ہوا کہ افغان فوج اپنے دارالحکومت اور بادشاہ کو تنہا چھوڑ کر رات کی تاریکی میں فرار ہو چکی ہے۔ اور پیچھے 150 توپیں بھی چھوڑ گئے ہیں جنہیں اپنے وطن کے دفاع میں چلنا بھی نصیب نہیں ہوا تھا۔

چند دن بعد جب انگریز فوج کابل میں داخل ہوئی تو امیر یعقوب خان صرف دو ساتھیوں کے ساتھ انگریز کیمپ میں آئے اور تخت سے اپنی دستبرداری کا اعلان کیا۔ اور ساتھ ہی کہا کہ ان حالات میں وہ افغانستان کے امیر بننے پر انگریزوں کے کیمپ میں گھاس کاٹنے کو ترجیح دیں گے۔ انہوں کی ناعاقبت اندیشی اور غداری نے انہیں مکمل طور پر دل برداشتہ کر دیا تھا۔

(A History of Afghanistan by Percy Sykes Vol 2 Page 116-119)

افغانستان میں انگریزوں کی حکومت

انگریز اب کابل پر تو قابض ہو چکے تھے۔ مگر افغانستان میں مختلف مقامات پر قابض افواج کے خلاف لاوا پک رہا تھا۔ انگریزوں کے سامنے ان کے مقاصد واضح تھے۔ وہ مستقل طور پر افغانستان پر قبضہ نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ کیونکہ اس پر اخراجات زیادہ اٹھتے تھے، سر درد زیادہ مول لینی پڑتی تھی لیکن حاصل کچھ نہیں ہوتا تھا۔ اور دوسری طرف انہیں کابل کے تخت پر اپنا آدمی درکار تھا۔ کیونکہ افغانستان سلطنت برطانیہ اور روس کے درمیان ایک ریاست تھی۔ اور اس حوالے سے اس کی ایک اہمیت تھی۔ علاوہ ازیں ہندوستان کی مغربی سرحد کو محفوظ رکھنے کے لئے بھی افغانستان پر انگریزوں کے مطلب کا بادشاہ ہونا ضروری تھا۔ لیکن سوال یہ تھا کہ یہ شخص کون ہو سکتا ہے جسے بادشاہ بنا کر انگریز افواج واپس ہندوستان چلے جائیں۔

سردار عبدالرحمٰن کی واپسی

ابھی یہ سوال اٹھ رہے تھے کہ سردار عبدالرحمٰن اپنی جلاوطنی ختم کر کے افغانستان میں داخل ہو گئے۔ افغانی تاریخ کے مطابق سردار عبدالرحمٰن افغانستان کے بادشاہ دوست محمد کے پوتے تھے۔ انہیں جوانی میں ہی دھچکا پہنچا کہ ان کے والد افضل خان نے نشہ آور چیزوں کے استعمال اور شراب نوشی کے الزام میں ناراض ہو کر انہیں جیل بھجوا دیا۔ لیکن پھر ایک سال بعد رہا کر کے انہیں فوج کا کمانڈر بنا دیا۔ دادا کی وفات پر ان کے چچا شیر علی تخت نشین ہوئے اور ان کے والد اور دیگر بھائیوں نے نئے بادشاہ کے خلاف بغاوت کر دی۔ بہت سی اونچ نیچ کے بعد شیر علی کو فتح ہوئی۔ لیکن اس دوران ہی عبدالرحمٰن کے والد افضل خان کا انتقال ہو گیا۔ سردار عبدالرحمٰن کو جان بچا کر افغانستان سے فرار ہونا پڑا۔ ایک مرحلے پر بخارا کے مسلمان امیر نے انہیں اپنے دربار میں شامل ہونے کی پیشکش کی لیکن انہوں نے روسی حکومت کے زیر تسلط علاقے میں رہنے کو ترجیح دی۔ تاشقند کے روسی گورنر نے انہیں سمرقند میں رہنے کی اجازت دی اور روسی حکومت کی طرف سے انہیں رہنے کے لئے مکان اور گزارے کے لئے وظیفہ دیا گیا۔ 1870ء سے 1880ء تک وہ سمرقند میں رہائش پذیر رہے۔ ان دنوں روس اور برطانیہ کے تعلقات خوشگوار تھے۔ اس لئے روسی حکومت نے تخت حاصل کرنے میں ان کی کوئی مدد نہیں کی کیونکہ برطانیہ شیر علی کی حکومت کو تسلیم کر چکا تھا۔

عبدالرحمٰن کے لئے روسی امداد

وقت بدلا برطانوی حکومت شیر علی سے ناراض ہوئی پھر ان کے بیٹے یعقوب خان کے دور حکومت میں برطانوی سفارتکار قتل کیے گئے۔ اور اب جب انگریز افغانستان میں داخل ہوئے تو سردار عبدالرحمٰن بھی ایک بار پھر قسمت آزمانے وطن واپس آ گئے۔ حیران کن طور پر روسی حکومت نے بھی اس مشن میں ان کی مدد کی۔ سردار عبدالرحمٰن بالکل نہتے اور خالی ہاتھ تھے، اس لئے روسی افسروں نے انہیں دو سو رائفلیں اور کچھ رقم بھی مہیا کی۔

(A History of Afghanistan by Percy Sykes Vol 2 Page 127)

انگریزوں کے کام کا آدمی

دوسری طرف انگریز حملہ آور بھی انہیں اپنے کام کا آدمی سمجھ رہے تھے۔ اس وقت انگریز فوج کے ساتھ پائنیر (Pioneer) جریدے کے صحافی ہینسن (Hensen) بھی افغانستان آئے تھے۔ ہینسن نے اس وقت اپنے جریدے کو رپورٹ بھجوائی کہ سردار عبدالرحمٰن افغانستان میں داخل ہو گئے ہیں اور وہ ہمارے لئے کام کے آدمی ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہیں کم از کم صوبائی گورنر کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

(The Afghan war by Hensen Page 295)

تخت کے دعویدار

اس وقت تخت کے دعویدار تو بہت سے تھے اور سردار عبدالرحمٰن ان میں سے ایک تھے۔ اپنے حریفوں کے مقابل پر ان کے پاس حامی فوجیوں کی تعداد تو تھوڑی تھی یعنی یہ تعداد صرف دو تین ہزار تھی۔ لیکن اس صحافی نے جو رپورٹ بھجوائی تھی اس کے مطابق ان کے پاس اس وقت 11 لاکھ روپے کی خطیر رقم موجود تھی۔ اس رقم سے وہ تخت کے لئے اپنی مہم چلا رہے تھے۔ ان کے پاس یہ رقم جو آج کل کے حساب سے کروڑوں روپے بنتی ہے کہاں سے آئی؟ اس کے متعلق کوئی حتمی شواہد نہیں ملتے۔

انگریزوں کے عبدالرحمٰن سے رابطے

بہر حال عبدالرحمٰن خان نے افغانستان میں قدم رکھنے کے بعد کابل اور کوہستان کے سرداروں سے رابطے کر کے انہیں اپنی حمایت پر آمادہ کرنے کی کوششیں شروع کیں۔ اور دوسری طرف انگریز افواج کے کرتا دھرتا افسروں نے ان سے روابط شروع کئے اور ان کے پاس پنجاب پولیس کے خان بہادر ابراہیم خان اور بنگال فوج کے افضل خان کو کندوز بھجوایا جہاں عبدالرحمٰن خان مقیم تھے۔

(The Afghan war by Hensen page 390)

انگریزوں کا قائم کردہ امیر

پائنیر کے نمائندے کے مطابق اس وقت کابل کے لوگ یہ یقین نہیں کر رہے تھے کہ سردار عبدالرحمٰن کبھی انگریزوں کے ہاتھوں سے امارت قبول کریں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس طرح وہ اپنی قوم کی نظروں سے گر جائیں گے۔ لیکن بسا اوقات خیالات کی دنیا حقائق کی دنیا سے کافی مختلف ہوتی ہے۔ عبدالرحمٰن خان نے انگریزوں کے نمائندوں کا بھرپور خیر مقدم کیا۔ مذاکرات میں لے دے ہوئی اور انگریزوں سے معاملات بڑی خوش اسلوبی سے طے پا گئے۔ وائسرائے ہند نے ان کو امیر بنانے کی منظوری دے دی۔ اور جولائی میں عبدالرحمٰن کابل میں داخل ہوئے۔ کابل میں موجود اعلیٰ انگریز افسر سر لیپل گریفن نے ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ مذاکرات کا ایک رسمی دور چلا اور انگریز افسران نے ایک سرکاری خط میں انہیں امیر بنانے کی پیشکش کی۔ اس خط کے جواب میں سردار عبدالرحمٰن نے لکھا:

''میں آپ سے اور وائسرائے ہند سے امارت قبول کرتا ہوں''

اس طرح 22 جولائی 1880ء کو انگریزوں نے عبدالرحمٰن خان کو افغانستان کے تخت پر بٹھا دیا۔

(A History of Afghanistan by Percy Sykes Vol 2 page 137)

عبدالرحمٰن کا دور امارت

ان معروف تاریخی حقائق سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں نے افغانستان کے ان حکمرانوں کو تخت سے ہٹایا جنہیں وہ پسند نہیں کرتے تھے اور اپنی پسند کا آدمی چنا جسے افغانستان کا امیر بنایا جا سکے اور یہ آدمی امیر عبدالرحمٰن تھے۔ یہ پڑھ کر یہ خیال آتا ہے کہ پھر وہ دعوے کیا ہوئے کہ امیر عبدالرحمٰن کو ہر وقت انگریزوں سے جنگ کرنے کی فکر لگی رہتی تھی اور وہ یہ برداشت ہی نہیں کر سکتے تھے کہ انگریزوں کے ساتھ پر امن رہنے کی کوئی بات کی جائے۔

لیکن نتیجہ نکالنے میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ شاید بعد میں امیر عبدالرحمٰن انگریزوں کے خلاف ہو گئے ہوں۔ شاید تخت نشینی کے بعد انہوں نے فیصلہ کیا ہو کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے ہمیں امیر عبدالرحمٰن کے تمام دور حکومت کے دوران ان کے اور انگریزوں کے مابین تعلقات کا جائزہ لینا ہوگا۔

امارت سنبھالنے کے فوراً بعد امیر عبدالرحمٰن کی خواہش تھی کہ انگریز حکومت سے باقاعدہ معاہدہ طے پا جائے۔ لیکن انگریز افسران کا خیال تھا کہ اس کے لئے پہلے انہیں اپنی پوزیشن مستحکم کرنی ہوگی۔ البتہ امیر کی خواہش کو جزوی طور پر پورا کرتے ہوئے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط ہوئے جس کے تحت امیر آزادانہ طور پر افغانستان کے اندرونی معاملات چلا سکتے تھے لیکن انہیں آزادانہ خارجہ تعلقات بنانے کی اجازت نہیں تھی۔ بیرونی معاملات ہندوستان کی انگریز حکومت کے توسط سے طے کئے جانے کا فیصلہ ہوا۔ بیرونی حملہ ہونے کی صورت میں مدد کا وعدہ کیا گیا لیکن اس شرط پر کہ وہ برطانوی حکومت کی ہدایات پر عمل کریں گے۔ انگریزوں نے 20 لاکھ روپے کی خطیر رقم سے ان کی مدد کی تاکہ انہیں مالی بحران کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

انگریزوں کو شکست

ادھر کابل میں انگریز امیر عبدالرحمٰن کو تخت پر بٹھا رہے تھے اور دوسری طرف مشرق میں ہرات کے مقام پر ان کے چچا زاد بھائی ایوب خان انگریز قابض فوج سے ٹکر لینے کی تیاری کر رہے تھے۔ اب تک انگریزوں کو بہت کم مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ لیکن اب ایوب خان کی فوج نے ہرات سے قندھار کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ عین وقت پر وہ افغان دستے جو انگریزوں کی مدد کر رہے تھے، ان میں بغاوت ہو گئی۔ ان کی اکثریت ایوب خان کی فوج میں جا ملی، مائیونڈ کے مقام پر دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا اور ایوب خان نے انگریز فوج کو شکست دے دی۔ یہ صورت حال انگریز فوج کے منصوبوں اور ان کی ساکھ دونوں کے لئے شدید دھچکا تھی۔ اس کے نتیجے میں پورے افغانستان میں انگریزوں کے خلاف حملے شروع ہو سکتے تھے۔ لیکن امیر عبدالرحمٰن ابھی بھی مکمل طور پر انگریزوں کے ساتھ تھے۔ ویسے بھی اپنے چچا زاد رشتہ داروں سے ان کے پرانے اختلافات تھے۔

(باقی آئندہ)

میری ساری خوشی اسی میں ہے کہ میری خاک محمد رسول اللہ ﷺ کی کھیتی میں کھاد کے طور پر کام آ جائے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

کینسر کے ممکنہ محرکات سے اپنے آپ کو دور رکھنا چاہئے

موذی مرض کینسر اس کی علامات اور تشخیص

عام طور پر آخری حالت میں اس کی علامات ظاہر ہوتی ہیں

طاہر احمد نسیم صاحب

خداتعالیٰ نے ہر جاندار کے مختلف اعضاء کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حصہ کو کسی نہایت اہم کام کی تکمیل کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اکثر اوقات ہمیں اندازہ ہی نہیں ہوتا کہ بظاہر ایک نہایت عام اور معمولی نظر آنے والی چیز دراصل کتنی زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ لیکن جب اس چیز کے کام کرنے میں کسی بیماری کی وجہ سے کچھ تبدیلی رونما ہو جاتی ہے اور وہ قدرت کی پیدا کردہ ڈگر سے ہٹ کر کام کرنے لگتی ہے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ چیز یا عضو اپنی قدرتی شکل کی کارکردگی کے اعتبار سے کس قدر اہم ہے۔ مثلاً ہماری آنکھ ہر وقت جھپکتی رہتی ہے اور ہم اس کے بارہ میں کبھی سوچتے تک نہیں کہ ایسا کیوں ہے۔ دراصل ہماری آنکھ کے بیرونی کونے کے ایک طرف واقع چھوٹی سی گلینڈ ایک رطوبت پیدا کرتی ہے جو آنکھ کی صفائی اور چکنائی کے لئے انتہائی اہم ہے۔ اور ہر بار جب ہم آنکھ جھپکتے ہیں تو اس چکنائی کے ذریعہ آنکھ کے عدسہ کو میل کچیل سے صاف بھی کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ صحیح طرح دیکھ سکے اور ساتھ ہی ساتھ آنکھ کی Lubrication بھی کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ ہر آن کی اپنی حرکات کے دوران رگڑ سے بھی محفوظ رہے اور خشک بھی نہ ہونے پائے۔ اگر خدانخواستہ آنکھ میں یہ رطوبت نہ بنے یا ہماری آنکھ بار بار نہ جھپکے تو یقیناً اس کا نتیجہ اندھا پن ہوگا۔ اسی لئے خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ میری تخلیق پر ہر آن غور کرتے رہا کرو تاکہ تمہیں نئے نئے سربستہ رازوں کا علم ہوتا رہے اور تم جان سکو کہ خداتعالیٰ کی تخلیق کس قدر کامل واکمل ہے اور اس میں کہیں معمولی سی رخنہ اندازی بھی بانگ بلند ہمیں آگاہ کرتی ہے کہ دیکھو تمہارا حی وقیوم خالق کس طرح تمہاری باریک در باریک پیچیدہ مشینری کو اپنے فضل سے برقرار رکھے ہوئے ہے اور ہر آن نہ جانے ہمیں کتنے حادثوں سے اپنی پناہ میں لئے ہوئے ہے۔

ہمارا جسم کھرب ہا کھرب کی تعداد میں خلیات سے مل کر بنا ہوا ہے۔ ہر منٹ میں اربوں کی تعداد میں یہ خلیات مرتے رہتے ہیں اور ان کی جگہ نئے خلیات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہ نظام بھی اس حد تک اعلیٰ وارفع ہے کہ عین اتنے ہی نئے خلیات پیدا ہوتے ہیں جتنے مرتے ہیں اور یوں ہمارا جسمانی نظام برقرار رہتا ہے۔ دراصل خلیات کے معینہ تعداد میں قائم رہنے کا گر یہ ہے کہ ہر خلیہ اپنے آپ کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے جو اپنے اپنے طور پر بڑھ کر مکمل ہو جاتے ہیں اور پرانے مرنے والے خلیات کی جگہ لیتے چلے جاتے ہیں اور یوں خلیات کی تعداد ایک ہی رہتی ہے یعنی وہ کم وبیش نہیں ہوتے۔ جسم کے اندر مدافعت اور نشوونما کی صلاحیت خداتعالیٰ نے پیدا فرمادی ہوئی ہے۔ لیکن ہم اس جسم کو خود ہی نقصان پہنچاتے اور اسے بیماریوں میں دھکیل دیتے ہیں۔

ہمیں علم ہو چکا ہے کہ سگریٹ میں پایا جانے والا ٹار ہمارے منہ، گلے، آواز کے تاروں اور پھیپھڑوں میں کینسر پیدا کر سکتا ہے لیکن اس کے باوجود سگریٹ نوشی جاری ہے۔ فیکٹریوں کا دھواں اور کیمیاوی فضلات ہماری ہوا اور پانی میں آلودگی پیدا کر کے جلد، خون، نظام ہضم اور مثانہ کا کینسر پیدا کرنے کا باعث ہیں لیکن فیکٹریوں کے مالک اس آلودگی کو کنٹرول کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ ہماری فصلوں میں استعمال کی جانے والی کیڑے مار زہریں اور ہماری گاڑیوں سے نکلنے والا دھواں ہمارے لئے زہر کا حکم رکھتے ہیں لیکن ہم اس معاملے میں آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ تو اس طرح ہم خود اپنے ماحول کو آلودہ کر کے قدرت کے نظام میں خلل ڈالتے ہیں اور وہ جسم جو صاف ستھری آکسیجن اور صحت بخش تازہ غذا استعمال کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اس کو زہر آلود ہوا اور خوراک کے حوالہ کر کے کینسر جیسی امراض پیدا کرنے کے خود سامان کرتے ہیں۔

کینسر کیسے پیدا ہوتا ہے

متذکرہ بالا نئے خلیات کے بننے اور آلودگی کے باعث جب اس قسم کا نقص پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ قدرت کی مقرر کردہ مرنے والے اور نئے پیدا ہونے والے خلیات کی یکساں تعداد میں خرابی کا باعث بنتا ہے تو جسم کے کسی حصہ میں نئے پیدا ہونے والے خلیات کنٹرول سے باہر ہو جاتے ہیں اور بے تحاشا بڑھنے لگتے ہیں جس سے اس جگہ فاضل گوشت پیدا ہو کر رسولی سی بن جاتی ہے۔ جو دو قسم کی ہو سکتی ہے۔ ایک Benign جو بے ضرر ہے اور ایک جگہ پر محدود رہتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو اس جگہ سے کاٹ کر نکال دیا جائے تو ختم ہو جاتی ہے۔ جب کہ دوسری قسم کی رسولی Malignant کہلاتی ہے جو کینسر ہے اور اس لحاظ سے بہت خطرناک ہے کہ یہ کسی ایک جگہ تک محدود نہیں رہتی بلکہ برگر کے درخت کی طرح اس کی جڑیں بن کر جسم کے اندر ہی اندر چاروں طرف پھیلتی ہیں اور ہر جڑ سے آگے مزید رسولیاں جنم لیتی چلی جاتی ہیں۔ اور اکثر اوقات جسم کے اندرونی حصوں میں ہونے کی وجہ سے ان کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب یہ اس قدر پھیل چکی ہوتی ہیں کہ ان کو آپریشن سے نکالنا ممکن نہیں رہتا۔ مثلاً دماغ میں یا معدے اور پھیپھڑوں وغیرہ میں پیدا ہونے والی رسولی شروع میں کوئی تکلیف نہیں دیتی اور مریض کو احساس تک نہیں ہوتا کہ اندر کچھ گڑبڑ ہے لیکن آٹھ دس سال بعد جب وہ رسولی جڑوں سمیت خوب مستحکم ہو جاتی ہے بلکہ اس میں سے کچھ خلیات علیحدہ ہو کر خون یا دیگر جسمانی رطوبتوں میں شامل ہو چکے ہوتے ہیں اور اس ذریعہ سے جسم کے دیگر اعضاء تک پہنچ کر وہاں نئی رسولیاں بنانے کا موجب بن جاتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ فلاں جگہ رسولی ہے۔ یہ رسولی چاروں طرف پھیل کر صحت مند خلیات کو اپنے دباؤ تلے لے لیتی ہے اور انہیں اپنا کام کرنے سے روک دیتی ہے۔ نتیجۃً جسم کا وہ عضو نہ صرف بے کار ہو جاتا ہے بلکہ وہاں شدید درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اب یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ جہاں پہلی بار کینسر رسولی کی تشخیص ہوئی ہے وہاں سے ہی یہ شروع ہوئی ہے۔ عین ممکن ہے کہ دس سال قبل پھیپھڑوں میں جنم لینے والی رسولی کی تشخیص دماغ کی رسولی کی شکل میں ہو جس کو سیکنڈری ٹیومر کہتے ہیں۔ اس صورت میں اس کا علاج اور زیادہ مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ تقریباً سارا جسم ہی اس کی لپیٹ میں آ چکا ہوتا ہے۔ کینسر کی رسولی کے اردگرد کے صحت مند خلیات کو اپنے دباؤ میں لے کر بے کار کر دینے کی مثال دماغ کے کینسر میں بخوبی دیکھی جا سکتی ہے۔ دماغ چونکہ براہ راست درد کو محسوس نہیں کر سکتا بلکہ اعصاب کے سگنلز کے ذریعہ جسم کے دیگر حصوں کی درد کو محسوس کرتا ہے اور اسی لئے دماغ کے اپریشن کے لئے مریض کو بے ہوش نہیں کیا جاتا صرف کھوپڑی کاٹنے کیلئے لوکل طور پر بے حس کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کی درد کو دماغ محسوس نہ کرے۔ اس لئے اگر کھوپڑی پر رسولی ہو تو جسم کے دیگر حصوں کے کینسر کی طرح مریض شدید درد میں مبتلا ہوگا لیکن اگر دماغ کے اندر رسولی ہو تو مریض بے سدھ پڑا رہتا ہے اور جس جس حصہ پر رسولی قبضہ جماتی جاتی ہے اس اس حصہ کے زیر اثر کام کرنے والے جسمانی اعضا باری باری مفلوج ہوتے جاتے ہیں۔ اگر دماغ کے دائیں طرف رسولی ہو تو بائیں ٹانگ اور بائیں بازو پر فالج ہو جائے گا۔ لیکن یکدم نہیں۔ مثلاً پہلے پاؤں میں کمزوری اور بے حسی پیدا ہوگی جو بڑھتے بڑھتے چند دن کے اندر اندر پوری ٹانگ کو اپنی گرفت میں لے لے گی۔ اگر اس دوران میں کوئی Steroid دوائی دے دیں جیسے Decadron کی گولیاں یا انجکشن جو علاج نہیں ہے صرف وقتی طور پر رسولی کے دباؤ کو کم کر کے سوجن کو دور کر دیتی ہے۔ اس دوائی کے دینے سے ٹانگ کی کمزوری فوراً دور ہو جائے گی اور مریض اپنی ٹانگوں پر کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا شروع ہو جائے گا۔ گھر والے خوش ہو جائیں گے کہ مریض بہت بہتر ہو گیا ہے۔ لیکن Decadron اپنا منفی اثر دکھائے گی اور مریض عجیب طرح کی Abnormal حرکات شروع کر دے گا۔ تیماردار عجیب الجھن کی قابل رحم حالت میں ہوتے ہیں اگر Decadron نہ دیں تو مریض کی ٹانگوں اور بازوؤں کو تشنج کی طرح لگنے والے شدید جھٹکوں کے دورے اور ساتھ کے ساتھ بڑھتی ہوئی فالجی کیفیت برداشت نہیں ہوتی اور دوائی دیں تو وقتی طور پر جسمانی بہتری کے جلو میں دماغی ابتری۔ لیکن یہ حالت بھی مہینہ، دو مہینہ کی ہی ہے۔ اس کے بعد جوں جوں رسولی دماغ پر اپنی گرفت بڑھاتی جاتی ہے اور دماغ کے وہ حصے بھی اس کی لپیٹ میں آتے جاتے ہیں جو سانس لینے، بلڈ پریشر قائم رکھنے، معدے اور جگر وغیرہ کے غیر ارادی افعال کو کنٹرول کرتے ہیں تو مریض کی سانس کمزور اور بے قاعدہ اور دل کی دھڑکن اور نبض کی رفتار کے ساتھ ساتھ بلڈ پریشر انتہائی کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں اور یوں مریض لحظہ بہ لحظہ موت کی گرفت میں آتا جاتا ہے چونکہ دماغ کا دایاں حصہ بائیں حصہ جسم کو اور بایاں دائیں حصہ جسم کو کنٹرول کرتا ہے اس لئے جس طرف دماغ میں کینسر کی رسولی ہوگی اس کی دوسری طرف والا جسم کا حصہ پہلے متاثر ہوگا اور وہاں سے فالجی کیفیت پیدا ہو کر رفتہ رفتہ دوسری طرف کے جسم پر آئے گی اور بالآخر سارا جسم اس کی لپیٹ میں آ جائے گا۔

کینسر کی تشخیص

کینسر کی تشخیص اگر جلد ہو جائے تو صحتیاب ہو جانے کے سو فیصد امکانات موجود ہیں عام طور پر جسم کے اوپر باہر کی جلد پر اگر کینسر کی رسولی یا گلٹی سی پیدا ہو تو وہ فوراً نظر میں آ جاتی ہے۔ اور جلد از جلد اس کی تشخیص کروا کر اپریشن سے اس کو نکلوا دینا بہتر ہوتا ہے۔ تشخیص کے لئے رسولی میں سے تھوڑا سا حصہ کاٹ کر لیبارٹری میں بھیجا جاتا ہے جہاں خوردبین میں اس کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے جسے Biopsy کہا جاتا ہے کینسر کے خلیات کی شکل وصورت صحت مند خلیات سے بہت

مختلف ہوتی ہے۔اس لئے تشخیص بڑی یقینی ہوتی ہے عام گلٹی ہونے کی صورت میں صرف گلٹی کو اس جگہ سے نکال دیا جاتا ہے لیکن کینسر کی گلٹی ہونے کی صورت میں آپریشن زیادہ بڑا کرنا ضروری ہوتا ہے اور اردگرد اور گہرائی سے بہت سا حصہ بھی کاٹنا لازمی ہے کیونکہ کینسر کی جڑوں کا کچھ پتہ نہیں چلتا کہ کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں۔اگر کینسر کا ایک خلیہ بھی پیچھے رہ جائے تو وہ پھر رسولی کی شکل میں بڑھ جائے گا کیونکہ کینسر کا تو آغاز ہی اس طرح ہوتا ہے کہ صرف ایک خلیہ سے کینسر شروع ہوتا ہے جو دو دو حصوں میں تقسیم ہو کر اپنی نسل بڑھاتا چلا جاتا ہے اور چونکہ اس کے بڑھنے پھولنے پر قدرتی رکاوٹ اثر انداز نہیں ہوتی اس لئے ایک دفعہ اپریشن کر دینے کے بعد باقی بچ جانے والا کینسر پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے پھیلتا ہے اور ہوتے ہوتے جسم کے اتنے زیادہ حصوں پر اپنی جڑیں پھیلا دیتا ہے کہ اپریشن ممکن نہیں رہتا اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق مریض کو تکلیف کا احساس کم کرنے والی دوائیں دی جاتی ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کا کینسر بہت ابتدائی مرحلہ پر ہی تشخیص ہو جائے اور آپریشن میں پوری کی پوری رسولی جڑوں سمیت نکالی جائے جب کہ ابھی اس میں سے کوئی سیل علیحدہ ہو کر خون کے ذریعہ آگے کہیں اور جگہ نہ پہنچ چکے ہوں۔عام طور پر ایسے کامیاب علاج والا کینسر جلد یا چھاتی کا کینسر ہوتا ہے۔اندرونی اعضا جن پر زیادہ تر کینسر کا حملہ ہوتا ہے وہ معدہ، سانس کی نالی اور پھیپھڑے۔نظام تولید خصوصاً عورتوں کے رحم، نظام بول وبراز، ہڈیوں کا گودا اور خون ہیں۔ہڈیوں کے گودے اور خون کے کینسر کو Leukemia کہا جاتا ہے جس میں خون کے سفید ذرات بے تحاشا بڑھنے لگتے ہیں اور سرخ ذرات اور Platelets کی پیدائش رک جاتی ہے۔اسی طرح جسم کے ایک اور سیال مادہ میں ہونے والا کینسر Lymphoma کہلاتا ہے ان دونوں کینسر کی اقسام کو کنٹرول کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔

بعض علامتوں کا اظہار

کینسر اپنی ابتدا میں کوئی خاص علامات پیدا نہیں کرتا جن سے اسے پہچانا جا سکے لیکن ناقابل علاج حد تک پہنچنے سے قبل اس کی بعض علامات ضرور پیدا ہو جاتی ہیں جن کے لئے ہمیں ہر دم خوب چوکنا رہنا ضروری ہے۔اور جونہی کوئی علامت پیدا ہو فوراً تشخیص کا رخ کرنا چاہئے۔یہ ضروری علامات یہ ہیں:-

1۔پیشاب پاخانہ کی عمومی عادات میں یکدم کوئی تبدیلی یعنی کمی بیشی یا اوقات کی غیر معمولی تبدیلی۔

2۔کہیں کوئی ایسا زخم یا پھنسی وغیرہ جو ٹھیک ہونے کا نام نہ لے۔

3۔جسم کی کسی جگہ سے خلاف معمول خون یا کسی اور رطوبت کا اخراج جو کنٹرول نہ ہو۔

4۔چھاتی میں یا کسی اور جگہ گوشت کا ابھار۔

5۔جسم پر کہیں بھی پہلے سے موجود کسی تل مہاسے وغیرہ میں یکدم خلاف معمول تبدیلی سائز یا رنگت وغیرہ میں۔

6۔نہ ٹھیک ہونے والی کھانسی یا اچانک آواز کا بیٹھ جانا۔

الغرض ہمارے جسم میں پیدا ہونے والی اچانک کسی بھی قسم کی خلاف معمول تبدیلی سے ہمیں فوراً چوکنا ہو جانا چاہئے جلد کے اوپر پیدا ہونے والی گلٹی کی Biopsy کروانا تو آسان ہے لیکن اندرونی اعضا میں گلٹی پیدا ہونے کی تشخیص کے لئے ایکسرے اور الٹراساؤنڈ سے مدد لی جاتی ہے جب کہ دماغ کی رسولی کے لئے CAT Scanning اور MIR سے تشخیص کی جاتی ہے جس سے رسولی کی جگہ کا ٹھیک تعین ہو جاتا ہے۔لیکن ان تمام ذرائع سے بس یہی پتہ چل سکتا ہے کہ وہ رسولی کس جگہ پر موجود ہے اور اس کی شکل وصورت سے کافی حد تک اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ کینسر والی گلٹی ہے یا عام گلٹی لیکن حتمی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے Biopsy ہی آخری طریقہ ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ Biopsy بھی ہر جگہ کروائی نہیں جا سکتی۔مثلاً دماغ کی رسولی میں کھوپڑی میں کوئی انچ بھر چوڑائی کا سوراخ کر کے اندر سے ٹکڑا کاٹا جاتا ہے۔اگر کٹاؤ تھوڑا سا بھی گہرا ہو کر رسولی کے ساتھ دماغ کے حصہ کو کاٹ کر باہر لے آئے تو اس حصہ کے زیر کنٹرول جسمانی عضو ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے گا۔پھر یہ بھی عین ممکن ہے کہ دماغ میں ایک سے زیادہ گلٹیاں ہوں۔اس صورت میں اتنے ہی سوراخ کرنا ہوں گے اور خطرہ اسی قدر زیادہ بڑھ جائے گا۔پھر ایک اور الجھن یہ ہے کہ اگر Biopsy اور اس کے بعد اپریشن سے سو فیصد کامیابی بھی ہو جائے جس کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے تو مریض نارمل نہیں ہو سکے گا۔بس اپاہج سی حالت میں چارپائی پر پڑا کچھ مزید عرصہ جی لے گا۔علاوہ ازیں دو تین سال بعد رسولی کے پھر پیدا ہو جانے کا اغلب امکان ہے جس کے لئے پھر سے اپریشن کروانا پڑتا ہے جو کہ کثیر اخراجات سے ہوتا ہے۔ ایک اور طریقہ علاج بذریعہ شعاع (Radiation) ہے جس میں ایکسرے یا لیزر وغیرہ کی طاقتور لہریں کینسر زدہ حصہ پر مرکوز کی جاتی ہیں اور وہ اس جگہ کو جلا کر مردہ کر دیتی ہیں۔Radiation سے بال جھڑ جاتے ہیں۔چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔بعض دفعہ آنکھیں تک ضائع ہو جاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ اس قسم کی تکالیف اور ان کے شر سے محفوظ رکھے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35785 میں عصمت جہاں آراء کبیر زوجہ داؤد احمد ناصر قوم ساہی پیشہ کارکن مدرسۃ الحفظ عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر وصول شدہ -/12000 روپے۔2۔طلائی زیورات وزنی 57 گرام مالیتی -/32300 روپے۔3۔کنی زمین منجاب والدہ واقع باب الابواب ربوہ رقبہ اڑھائی مرلے مالیتی -/75000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4110 روپے ماہوار بصورت الاؤنس از مدرسۃ الحفظ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عصمت جہاں آراء کبیر زوجہ داؤد احمد ناصر دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ناصر خاوند موصیہ

مسل نمبر 35786 میں حافظہ ثروت داؤد فائزہ بنت داؤد احمد ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 2 گرام 580 ملی گرام مالیتی -/1550 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ حافظہ ثروت داؤد فائزہ بنت داؤد احمد ناصر دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ناصر ولد چوہدری علی احمد دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر 35787 میں دانیال احمد داؤد ولد داؤد احمد ناصر قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد دانیال احمد داؤد ولد داؤد احمد ناصر دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ناصر والد موصی

مسل نمبر 35788 میں حافظ ابراہیم احمد مبرور ولد داؤد احمد ناصر قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حافظ ابراہیم احمد مبرور ولد داؤد احمد ناصر دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد وصیت نمبر 26750 گواہ شد نمبر 2 داؤد احمد ناصر والد موصی

مسل نمبر 35789 میں ناصر محمود ولد شیخ نصیر الحق قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی

اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ناصر محمود ولد شیخ نصیر الحق دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد رشید وصیت نمبر 29164 گواہ شد نمبر 2 چوہدری نور احمد عابد وصیت نمبر 12531

مسل نمبر 35790 میں زبیدہ بنت چوہدری عمر حیات قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 9-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والدین نقد رقم -/100000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ حق مہر -/2000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ زبیدہ بنت چوہدری عمر حیات دارالصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد صدیق وصیت نمبر 19434 گواہ شد نمبر 2 محمد نعیم قریشی ولد حافظ محمد صدیق دارالصدر شمالی ربوہ

مسل نمبر 35792 میں محمد احسن ولد محمد رفیق قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد احسن ولد محمد رفیق دارالفتوح شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 وسیم احمد برادر موصی گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہد ولد محمد انور دارالفتوح شرقی ربوہ

مسل نمبر 35793 میں عطاء المنان قمر ولد ملک بشیر احمد قوم آرائیں پیشہ معلم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3734 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد عطاء المنان قمر ولد ملک بشیر احمد دارالنصر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر ولد نور محمد ناصر آباد جنوبی ربوہ

مسل نمبر 35794 میں حبیب اللہ شاد ولد شاہ دین قوم راجپوت بھٹی پیشہ سرکاری ملازمت عمر 59 سال بیعت 1953ء ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد مکان رقبہ 7 مرلے واقع دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی -/800000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/13000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد حبیب اللہ شاد ولد شاہ دین دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 قدرت اللہ شاد دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر 2 نصیب احمد وصیت نمبر 26440

مسل نمبر 35795 میں نصرت بیگم زوجہ حبیب اللہ شاد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/21000 روپے۔ حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ نصرت بیگم زوجہ حبیب اللہ شاد دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ شاد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نصیب احمد ولد محمد علی دارالنصر شرقی ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم شاہد محمود صاحب دارالعلوم غربی حلقہ ثناء تحریر کرتے ہیں کہ ان کے والد مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب (ر) ہیڈ ماسٹر، دارالعلوم غربی حلقہ ثناء ربوہ مورخہ 30 جنوری 2004ء بروز جمعہ بعمر 66 سال وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ 31 جنوری کو بیت مبارک ربوہ میں بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے پڑھائی۔ آپ خداتعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر محلّہ دارالعلوم غربی حلقہ ثناء، زعیم انصار اللہ اور دیگر شعبہ جات میں خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ آپ تہجد گزار، ملنسار، سب سے محبت کرنے والے اور خاموش خدمت انجام دینے والے جماعت کے خادم تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں بطور ٹیچر تدریس کی توفیق ملی۔ دنیا بھر میں آپ کے سینکڑوں شاگرد موجود ہیں۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں (جن میں سے دو حیات ہیں) یادگار چھوڑی ہیں۔ تین بیٹے اور ایک بیٹی جرمنی اور ایک بیٹا برطانیہ میں مقیم ہیں۔ سب بچے شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

درخواست دعا

مکرمہ امۃ النور صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب دارالفتوح ربوہ اطلاع دیتی ہیں کہ میرا بھتیجا دانیال محمد (عمر ساڑھے تین ماہ) ابن مکرم رشید محمد صاحب پیدائش کے بعد سے لندن کے ہسپتال میں داخل ہے۔ 2 فروری کو اس کے معدے کا آپریشن ہوا ہے۔ بچہ مکرم شیر محمد صاحب (مرحوم) خادم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پوتا ہے۔ کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالرشید صاحب ساٹری 15/1750 دستگیر فیڈرل بی ایریا کراچی، نائب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کراچی لکھتے ہیں کہ خاکسار کی اہلیہ مکرمہ ثریا جبیں صاحبہ بنت قاری عبدالمنان صاحب مرحوم (جو قاری محمد امین صاحب مرحوم سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ کے بھائی تھے) مورخہ 24 جنوری 2004ء کو رات گیارہ بجے بعمر 49 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ تین سال تک صدر لجنہ حلقہ گلشن مصطفیٰ رہ چکی ہیں۔ ان کی خواہش کے مطابق جنازہ ربوہ لایا گیا اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے مورخہ 26 جنوری 2004ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کرائی۔ مرحومہ نے دو بیٹے مکرم طارق بشیر صاحب کراچی اور مکرم ھبۃ المجید صاحب کراچی جو زیر تعلیم ہیں اور چار بیٹیاں مکرمہ نصرت ساٹری عطیہ صاحبہ اہلیہ عبدالواسع صاحب جرمنی، مکرمہ خالدہ ساٹری صاحبہ، مکرمہ طیبہ رشید ساٹری صاحبہ (عمر 11 سال) اور مکرمہ سمیعہ ساٹری صاحبہ (عمر 9 سال) یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

اعلان دارالقضاء

مکرم ملک محمود احمد صاحب بابت ترکہ مکرم کرم الٰہی صاحب

مکرم ملک محمود احمد اعوان صاحب آف ڈیرہ اسماعیل خان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم کرم الٰہی صاحب اعوان ابن مکرم بہادر خان صاحب اعوان بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 6/12 دارالصدر ربوہ برقبہ دو کنال میں سے ان کے نام رقبہ 10 مرلے ہے۔ میرے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔ لہٰذا ان کا حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

Dermaxo, Dermocure Cream
خارش، داد، چنبل، ایگزیما کے علاوہ بفضل خدا بے شمار جلدی عوارض کی کامیاب کریم فون: 213698
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور اقصیٰ چوک ربوہ

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

ہفتہ	7۔فروری	زوال آفتاب	12:23
ہفتہ	7۔فروری	غروب آفتاب	5:50
اتوار	8۔فروری	طلوع فجر	5:32
اتوار	8۔فروری	طلوع آفتاب	6:55

ڈاکٹر قدیر کو معاف کر دیا گیا وفاقی کابینہ کی سفارش پر صدر جنرل مشرف نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو معاف کر دیا۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر مشرف نے کہا کہ وفاقی کابینہ نے ڈاکٹر قدیر خان کی خدمات کے پیش نظر ان کی رحم کی اپیل پر انہیں معاف کرنے کی سفارش کی تھی جو میں نے منظور کر لی ہے۔ ڈاکٹر قدیر سے غلطیاں ہوئیں۔ میں خود ان کا تحفظ کروں گا۔ ایٹمی پھیلاؤ میں ملوث باقی 10۔افراد کے خلاف فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے گا۔ آنسو بہانے والے اپنے والد اور بھائیوں سے پوچھیں جب پاکستان بیچا جا رہا تھا تو ان کی سوچ کہاں گئی تھی۔ ایٹمی سائنس دان ہیرو تھے اور رہیں گے لیکن ہیرو کو بچاتے ہوئے ملک کو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ملک کو ان سیاست دانوں سے خطرہ ہے جو آ بیل مجھے مار کی روش اپنائے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر قدیر کو اقوام متحدہ کے ادارے کے حوالے کریں گے نہ کسی قسم کی دستاویزات دینگے۔ انہوں نے تفتیش کرنی ہے تو پاکستان آ کر کریں۔ ڈاکٹر قدیر کا اعتراف ایک ضرورت تھی۔

ایٹمی پروگرام رول بیک نہیں ہوگا صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کسی قیمت پر رول بیک نہیں ہوگا۔ بے نظیر اور اسلم بیگ ایٹمی پروگرام رول بیک کرنا چاہتے تھے۔ ایٹمی ٹیکنالوجی کے حوالے سے اب مزید تحقیقات نہیں کرینگے۔ پاکستان پر کوئی دباؤ نہیں۔ پاکستان کی نیوکلیئر ڈیٹرنس بہت آگے بڑھ چکی ہے۔ 2000 کلومیٹر تک مار کرنے والے شاہین ٹو کا ایک ماہ میں تجربہ کرینگے۔

ایٹمی تنصیبات کا معائنہ صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہم کسی صورت میں اقوام متحدہ کو پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کے معائنے کی اجازت نہیں دینگے۔

ڈاکٹر قدیر کے علاوہ اور لوگ بھی ملوث ہیں اقوام متحدہ کی ایٹمی توانائی ایجنسی کے سربراہ محمد البرادی نے کہا ہے کہ ڈاکٹر قدیر اکیلے نہیں اور لوگ بھی اس میں ملوث ہیں ڈاکٹر قدیر ایٹمی آلات کی تیاری کا آرڈر دیتے تھے جو دبئی کے راستے ایران، لیبیا اور شمالی کوریا پہنچا دیئے جاتے تھے۔ بلیک مارکیٹ سے ایٹمی ٹیکنالوجی لینے والے ملکوں کا پتہ چلائیں گے ایٹمی پھیلاؤ عالمی سطح پر اتنا زیادہ ہے کہ سابقہ سارے اندازے چھوٹے نظر آنے لگے ہیں۔ عالمی بلیک مارکیٹ نیٹ ورک کے رابطے کئی ملکوں میں ہیں۔

ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کا بحران وزیر اعظم ظفر اللہ خان جمالی نے کہا ہے کہ ایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کا بحران ختم ہو گیا ہے قومی مفادات پر کوئی دباؤ قبول نہیں کرینگے۔ سیاسی جماعتیں موجودہ حالات میں فائدہ اٹھانے کی بجائے حب الوطنی کا مظاہرہ کریں۔

مسئلہ کشمیر صدر مملکت پرویز مشرف نے کہا ہے کہ قومی مفادات پر سودے بازی کرنے والا غدار ہے۔ ہم کشمیر بیچنے والے نہیں اسی سال دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائیگا۔ افغانستان اور کشمیر میں جہاد کے نام پر دہشت گردی کی جا رہی ہے۔ سختی سے نمٹیں گے۔ مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل تک کشمیر کی سیاسی اخلاقی اور سفارتی مدد جاری رہے گی۔

مشرق وسطیٰ میں جمہوریت امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ ہم مشرق وسطیٰ میں جمہوریت کا فروغ چاہتے ہیں۔ افغانستان اور عراق کی جنگیں امریکی عزائم کا امتحان لے رہی ہیں۔ ایٹمی ٹیکنالوجی کو دہشت گردوں اور شر پسند ریاستوں کے ہاتھوں میں پہنچنے سے روکنا ہوگا۔ دنیا کو دہشت گردی کے ایسے نیٹ ورک کا سامنا ہے۔ جس کی کوئی سرحد نہیں۔

سب سے بڑی غلطی برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ رابن کک نے کہا ہے کہ عراق جنگ میں شرکت برطانیہ کی سب سے بڑی غلطی ہے۔ تلافی نہیں ہو سکتی۔ نہ تو وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار ملے اور نہ ہی برطانیہ کے خلاف دہشت گردی کا خطرہ کم ہوا۔ ٹونی بلیئر نے خود کو امریکہ کا وفادار ثابت کرنے کیلئے ملک کو جنگ میں گھسیٹا۔ اسلامی ممالک میں ہماری عزت کو دھچکا لگا۔ یورپی ساتھی ناراض ہو گئے۔

بے خوابی

ہومیو پیتھی یعنی علاج بالمثل سے ماخوذ:

"(نکس وامیکا)......... بے خوابی کی بھی موثر دوا ہے۔ مثلاً جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت پڑ جائے ان کے لئے نکس وامیکا بہترین متبادل ہے......... اگر بہت سے کاموں کا بوجھ ہو، بہت بولنا پڑا ہو یا دماغ میں کسی وجہ سے ہیجان ہو اور نیند نہ آئے تو اس میں نکس وامیکا بہترین دوا ہے......... کافی پینے سے جن مریضوں کی نیند اڑ جاتی ہے اللہ کے فضل سے نکس وامیکا کی ایک ہی خوراک انہیں بہت جلد نیند آ جاتی ہے۔ اور جب آتی ہے تو اچانک آتی ہے۔ اور نیند سے پہلے آنے والی غنودگی کا احساس نہیں ہوتا"۔

(صفحہ:640)

پرانی پیچیدہ ضدی 'لاعلاج' بیماریوں کے علاج کیلئے
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ: 212694

حکیم عبدالحمید اعوان کا چشمہ فیض
مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)
مطب حمید
کا ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
- ہر ماہ 5-4-3 تاریخ عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7 مکان نمبر P-256 فیصل آباد فون: 041-638719
- ہر ماہ 7-6 تاریخ اقصیٰ چوک ربوہ رحمان کالونی مکان نمبر P-7/C فون نمبر: 04524-212855-212755
- ہر ماہ 12-11-10 تاریخ NW741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4415845
- ہر ماہ 17-16-15 تاریخ 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 0451-214338
- ہر ماہ 24-23 تاریخ ضیاء روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 0691-50612
- ہر ماہ 27-26-25 تاریخ حضوری باغ روڈ پرانی کوتوالی ملتان فون: 061-542502
- کرسچن ٹاؤن مین کورنگی روڈ نزد کورنگی بس ڈپو کراچی نمبر 31
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہش مند اس جگہ تشریف لائیں۔
مطب حمید
ہیڈ آفس
نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون کلینک: 0431-891024-892571
سب آفس چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون: 0431-219065-218534

سی پی ایل نمبر 29

Raheem
Jewellers
Manufacturer of Fine Jewellery
- High quality
- Unique Designs
- Competitive Prices.
- Reliable Delivery
Tel-0092-4524-215045
Noor Market, Railway Road
Rabwah

احمد باغ سکیم راولپنڈی میں پلاٹ فروخت
رابطہ: کرنے کیلئے رجوع فرمائیں۔
ڈاکٹر افتخار احمد
فون: 051-2212127
موبائل: 0333-5131261

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ ربوہ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس: 212764 گھر: 211379

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان: 214214-213699 گھر: 211971

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب حکیم میاں محمد رفیع ناصر
کامیاب علاج // ہمدردانہ مشورہ
عورتوں کی مرض اٹھراء، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا، اور بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
اوقات مطب
موسم گرما: صبح 8 تا 1 بجے شام 4 تا 8 بجے
موسم سرما: صبح 9 تا 1 بجے شام 3 تا 7 بجے
جمعۃ المبارک صبح 8 تا 11 بجے
بروز جمعرات ناغہ
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 211434-212434
فیکس: 04524-213966